O

بے بنیاد الزام لگا کر کیا پایا
اپنی عزت آپ گنوا کر کیا پایا

خواہش اور خوشبو کرتی ہیں یکساں تنگ
دونوں کو دامن میں چھپا کر کیا پایا

تم اپنے گھر سے آخر نکلے ہی کیوں
اپنوں کی دہلیز پہ آ کر کیا پایا

غم، پھر اس کا برسوں تک چلتا موسم
کاٹ لیا تھا، واپس جا کر کیا پایا

https://emad-ahmad.com/

بانٹ دیا ہوتا جو ہاتھ میں آیا تھا
بولو آخر سب کچھ پا کر کیا پایا

کچھ عرصہ خاموش بسر کر لینے دو
اتنے سال تمہیں سمجھا کر کیا پایا

حاصل لاحاصل کی کہانی بہت سنی
بول دیا آخر اکتا کر کیا پایا

وہ پانے کھونے کے غم سے گزرا تھا
تب ہی کہا اس نے اترا کر کیا پایا

سوچو گے تو دل کو بھی موقع دو گے
آخر جذبوں سے کترا کر کیا پایا

https://emad-ahmad.com/

قلبِ جلی کو شرکِ خفی سے پاک رکھو
ورنہ ساری عمر لگا کر کیا پایا

تھوڑی دیر مجھے تنہا رو لینے دو
محفل میں اتنا مسکا کر کیا پایا

سچائی کا سامنا کرنے دو دل کو
جھوٹے وعدوں سے بہلا کر کیا پایا

مستقبل کی باتیں کر لیتے اس سے
حال کو ماضی سے ٹکرا کر کیا پایا

سمجھایا تھا اپنا دل مت کھول عماد
غم کا یہ میلا لگوا کر کیا پایا

https://emad-ahmad.com